© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے افضل العلماء ڈاکٹر عبدالحق بھی پچھلے دنوں ستاون ۵۷ برس کی عمر میں راہی ملکِ بقا ہو گئے۔ شمالی ہند کے عوام میں تو کم ہی لوگ ہوں گے جو مرحوم کو جانتے ہوں۔ البتہ جنوبی ہند میں ایک ایک بچہ اُن سے واقف تھا اور مسلمان تو اُن پر جان چھڑکتے تھے۔ وہ جنوبی ہند کے "سرسید" کہلاتے تھے۔ کیوں کہ انھوں نے مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں کے سات اسکول اور کالج مدراس میں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ علوم قدیمہ وجدیدہ دونوں کے متبحر عالم تھے۔ پہلے کانپور کے ایک مدرسہ میں درس نظامی کی باقاعدہ تکمیل کی اور اس کے بعد انگریزی کے امتحانات کی طرف متوجہ ہوئے تو آکسفرڈ یونیورسٹی سے ڈی فل کر کے ہی دم لیا۔ واپسی پر پہلے محمڈن کالج مدراس کے پروفیسر عربی اور پھر پرنسپل مقرر ہوئے اس کے بعد مدراس کے گورنمنٹ پریسیڈنسی کالج کے پرنسپل ہوئے۔ یہاں سے پنشن لینے کے بعد مدراس کے پبلک سروس کمیشن کے ممبر اور آخر میں صدر بھی ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو علمی اور عملی دونوں قسم کے کمالات سے نوازا تھا علوم قدیمہ وجدیدہ کے نامور فاضل ہونے کے ساتھ صورۃً وسیرۃً نہایت راسخ العقیدہ مسلمان اور سچے پکے ایک مومن قانت تھے نہایت جری اور دبنگ تھے حق بات کے کہنے اور کرنے میں کسی کی ذرا پروا نہیں کرتے تھے۔ برہان کے شروع سے خریدار اور ندوۃ المصنفین کے بڑے قدر دان تھے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کچھ دنوں پرو وائس چانسلر بھی رہے تھے۔ انھیں دنوں میں کلکتہ یونیورسٹی کی ایک ضرورت سے کلکتہ تشریف لائے تو دیرینہ تعلق کے پاس خاطر سے غریب خانہ کو بھی شرف قدم سے نوازا۔ ملاقات ہوئی اور شرف ہم طعامی بھی حاصل ہوا۔ اس کے بعد مرحوم نے علی گڑھ میں مسلمان طلباء کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے تھے وہ بڑے جوش وخروش کے ساتھ سنانے شروع کئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ یہ روئداد سنتے سنتے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ "تو بس ڈاکٹر صاحب! آپ گئے اب علی گڑھ

© rasailojaraid.com